111811 ـ اولاد اور پوتوں پر خرچ كرنا واجب ہے

سوال

كيا آدمى كے ليے اپنے پوتوں اور نواسوں پر خرچ كرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مرد كے ليے اپنى اولاد اور پوتوں و نواسوں پر خرچ كرنا واجب ہے.

اولاد پر خرچ كرنے كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

اگر وہ عورتيں تمہارى اولاد كو دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى اجرت دو الطلاق (6).

يہاں اللہ سبحانہ و تعالى نے بچے كى رضاعت كى اجرت اس كے والد پر واجب كى ہے.

اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابو سفيان كى بيوى ہند رضى اللہ تعالى عنہ كى جب كہا كہ ابو سفيان ايك بخيل آدمى ہے تو آپ نے فرمايا:

" تم اس كے مال سے اچھے طريقہ كے ساتھ اتنا لے ليا كرو جو تمہيں اور تمہارے بچے كو كافى ہو "

يہاں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بچے كا نان و نفقہ بچے كے والد كے مال ميں واجب كيا ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جن اہل علم سے بھى ہم نے علم حاصل كيا ہے وہ سب اس پر متفق ہيں كہ جن چھوٹے بچوں كا مال نہ ہو ان كا نان و نفقہ ان كے والد كے ذمہ واجب ہے " انتہى

جب والد موجود اور مالدار ہو تو بچوں كا نان و نفقہ اس اكيلے پر واجب ہے، ماں پر واجب نہيں ہوگا.

اور اگر باپ تنگ دست ہو يا فوت ہو چكا ہو، تو پھر اگر ماں مالدار اور بچے تنگ دست ہوں تو بچوں كا نان و نفقہ ماں پر واجب ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر باپ تنگ دست ہو تو بچوں کا نان و نفقہ ماں پر واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 373).

رہے پوتے اور نواسے تو جمہور علماء کرام کے ہاں ان کا نفقہ بھی واجب ہے، کیونکہ حفید کو ابن اور ولد کا نام دیا جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے بارہ میں وصیت فرماتا ہے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر ملے گا النساء (11).

علماء کرام کا اتفقا ہے کہ یہاں اس آیت میں " اولاد " کے الفاظ بیٹے کی اولاد کو بھی شامل ہے، اور وہ پوتے ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں فرمایا تھا:

" میرا یہ بیٹا سردار ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2704).

حالانکہ حسن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ یعنی آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیٹا ہے، تو یہ بیٹی کی جانب سے نواسہ بنےگا.

اس لیے جب نواسہ " ولد " اور " ابن " کہلاتا ہے تو یہ بھی اولاد پر نفقہ واجب ہونے والے دلائل میں شامل ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اقرباء کے نفقہ کے متعلق باب:

اصل: اس میں یعنی آباء و اجداد اور مائیں شامل ہونگی.

فرع: اس میں آدمی کی فرع یعنی بیٹے اور بیٹیاں شامل ہیں.

پھر شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

یہ علم میں رکھیں کہ یہ باب بھی نکاح کی حرمت کی طرح ہے، اس میں ماں اور باپ کی جہت کے مابین کوئی فرق

نہیں، اس لیے اصل اور فرع چاہے وہ چاہے ذوی الارحام ہوں یا عصبہ یا اصحاب فرض ان سب کا نفقہ شروط کے ساتھ واجب ہو گا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 498 ـ 499).

پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں کا نفقہ واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور ان کے پاس مال نہ ہو جو انہیں کافی ہو، اور دادا و نانا غنی ہو تو دادے اور نانے پر ان کا نفقہ واجب وگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنی جان پر صدقہ کرو، اگر کچھ بچ جائے تو پھر اہل و عیال پر، اور اگر اہل و عیال سے کچھ بچ جائے تو پھر رشتہ دار پر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (997).

واللہ اعلم .